

3.1 گرائی کا عالمی منظر نامہ

جدول 3.1: اہم معیشتوں میں صارف اشاریہ قیمت گرائی			
سال بسال گرائی	سال		
	اگست 08ء	دسمبر 08ء	اگست 09ء
امریکہ	5.4	0.1	-1.5
برطانیہ	4.7	3.0	1.6
یوروزون	3.8	1.6	-0.2
جاپان	2.1	0.4	-2.2
چین	4.9	1.2	-1.2
بھارت	9.0	9.7	11.7
ملائیشیا	8.5	4.4	-2.4
انڈونیشیا	11.8	11.1	2.8
سری لنکا	24.9	14.4	0.9
پاکستان	25.3	23.3	10.7

ماخذ: بلومبرگ، آئی ایم ایف، عالمی بینک، اداوی سی ڈی، دی اکا نو سٹ اور مرکزی بینکوں کی ویب سائٹ

2009ء سے گرائی کے دباؤ میں ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ممالک دونوں میں مسلسل کمی آئی ہے۔ اہم معیشتوں میں سب سے بھالی کی وجہ سے عالمی طلب بدستور کم رہی۔¹ کئی معیشتوں میں گرائی (سال بسال) منفی یا صفر ہو گئی (دیکھئے جدول 3.1)۔ اس پس منظر میں مرکزی بینک زری پالیسی کا سرگرمی کے ساتھ جائزہ لیتے رہے تاکہ موجودہ دشواریوں سے نمٹنے میں مدد مل سکے۔ خصوصاً امریکہ اور برطانیہ کے مرکزی بینکوں نے مؤثر انداز میں پالیسی ریٹ کو تقریباً صفر کر دیا ہے اور وہ اپنی معیشتوں میں ارزانی کے رجحانات سے عہدہ برآ ہونے کے لیے زری مقدار بڑھانے کی پالیسی اپنانے پر مجبور ہو گئے ہیں۔

عالمی کساد بازاری کا اثر سب سے زیادہ ایشیا کی عالمی قیمتوں میں نمایاں کمی کی صورت میں واضح تھا۔ خاص طور پر غذائی اور توانائی کی ایشیا کی قیمتیں جو کہ وسط 2008ء میں بلند سطح پر تھیں، تیزی سے کم ہو گئیں۔ اسی طرح آئی ایم ایف کے اشاریہ قیمت اجناس اگست 2009ء کے مطابق اجناس کی عالمی قیمتیں اپنی بلند ترین سطح سے 40.6 فیصد نیچے آ گئیں جس سے اجناس درآمد کرنے والے ممالک کو کچھ مدد ملی ہے۔ قیمتوں میں استحکام سے جاری حسابات کے توازن میں بہتری نظر آ رہی ہے (دیکھئے جدول 3.2) اور گرائی کے دباؤ میں بھی کمی آئی ہے۔

اس تناظر میں مالی سال 09ء کی دوسری ششماہی میں ایشیا کی عالمی قیمتوں میں پھر سے ہونے والا اضافہ تشویش کا باعث ہے۔ دسمبر 2008ء سے آئی ایم ایف کے اشاریہ قیمت اجناس میں 32.7 فیصد اضافہ ہوا ہے جس میں غذائی اشاریہ قیمت میں 15.5 فیصد اور توانائی اشاریہ قیمت میں 41.2 فیصد اضافہ ہوا۔

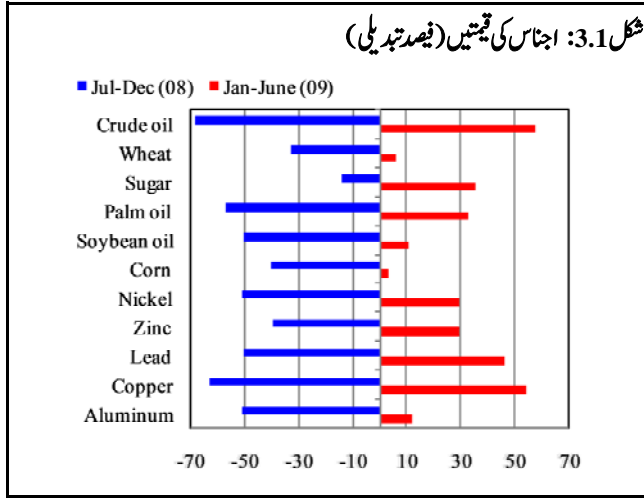
اجناس کی قیمتیں بلند سطح سے بدستور کم ہیں۔ یہ بات پریشان کن ہے کہ اجناس کی

جدول 3.2: مختلف ممالک میں جاری حسابات کا توازن			
بلحاظ جی ڈی پی	سال		
	2007ء	2008ء	2009ء
ہنگو دیش	1.1	0.9	0.9
بھارت	-1.0	-2.8	-2.5
چین	11.0	10.0	10.3
پاکستان	-4.8	-8.4	-5.9
فلپائن	4.9	2.5	2.3
مالدیپ	-40.3	-55.6	-17.8
سری لنکا	-4.3	-9.4	-2.7
تھائی لینڈ	5.7	-0.1	0.6
ویتنام	-9.8	-9.4	-4.8

ماخذ: آئی ایم ایف، ورلڈ ایکٹا ک آؤٹ لک ڈیٹا بیس، اپریل 2009ء۔
نوٹ: چینی قوم آئی ایم ایف کے تخمینے ہیں۔

حالیہ بلند قیمتیں چند ایشیا تک ہی محدود نہیں، اس میں غذا سے لے کر ایندھن اور دھات سے لے کر اناج شامل ہیں (دیکھئے شکل 3.1 اور جدول 3.3)۔ 2009ء سے ایشیا کی قیمتوں میں اضافے کی کئی اسباب ہو سکتے ہیں جیسے: (الف) ابھرتی ہوئی معیشتوں بشمول چین، بھارت اور انڈونیشیا کی منڈیوں کے بہتر حالات (ب) اجناس کی منڈی خاص طور پر پیش بندی فنڈز میں غیر نجی سرمایہ کاروں کی جانب سے سرگرمیوں کا آغاز (ج) رسد کی پابندی بشمول پیٹرولیم برآمد کرنے والے ممالک کی تنظیم اوپیک کی جانب سے پیداوار میں کمی (د) اجناس کے مخصوص عناصر جیسے کاشت کاری میں کمی اور ناسازگار موسمی حالات اور (ہ) امریکی ڈالر کی تخفیف² جس سے سرمایہ کاروں کو اجناس کی منڈیوں کی جانب رخ کرنے کی ترغیب ملی۔

¹ آئی ایم ایف کی حالیہ پیش گوئی کے مطابق 2009ء میں عالمی معاشی بحالی بدستورست رہے گی اور عالمی معاشی سرگرمی میں 1.4 فیصد کمی کا امکان ہے۔ ورلڈ ایکٹا ک آؤٹ لک اپ ڈیٹ، 8 جولائی 2009ء
² گذشتہ چھ ماہ کے دوران چھ اہم کرنسیوں کی باسکٹ کے مقابلے میں امریکی ڈالر میں نمایاں تخفیف ہوئی ہے (ماخذ: بلومبرگ)



خام تیل کی قیمتوں میں پھر ہونے والا اضافہ نمایاں ہے۔ تیل کی قیمتیں³ جولائی 2008ء میں تاریخ کی بلند ترین سطح 132.5 ڈالر فی بیرل اوسط تک پہنچنے کے بعد دسمبر 2008ء میں 41.5 ڈالر فی بیرل ماہانہ اوسط ہو گئی۔ تاہم اس کے بعد تیل کی قیمتوں میں ایک بار پھر اضافہ شروع ہو گیا اور اگست 2009ء کے دوران اس کی اوسط ماہانہ قیمت 71.6 ڈالر فی بیرل ہو گئی۔ تیل کی قیمتوں میں اضافے کے کئی اسباب ہو سکتے ہیں: (الف) تیل کی تلاش میں سرمایہ کاری کم قیمت پر روک دی گئی جس سے وسط و طویل مدت میں تیل کی شدید کمی کا خطرہ ہو سکتا ہے (ب) کساد بازاری قدرے معتدل ہونا اور جدید معیشتوں کی بتدریج بحالی (ج) اوپیک کی جانب سے پیداوار میں بار بار کمی کے باعث قلیل مدتی فراہمی سے ہم آہنگی (د) چین کے زرمبادلہ کے ذخائر میں اضافہ (ہ) کمزور ڈالر ہونے کی صورت میں سرمایہ کاروں کا تیل کی منڈی میں زیادہ دلچسپی لینا اور (و) ترقی پذیر ممالک کے تیل کے ذخائر میں کمی۔

جدول 3.3: اہم قیمتوں کے اشاریے

ماخذ: آئی ایم ایف	فیصد تبدیلی		
	جولائی تا دسمبر 08ء	جنوری تا جون 09ء	مئی 09ء
تمام ایشیا	-55.2	25.7	-42.0
ننڈا	-32.9	12.5	-19.3
دھات	-45.0	22.3	-37.0
اینڈھن	-63.1	34.6	-48.7
مصنعتی خام مال	-39.6	14.6	-32.8

گذشتہ دو برسوں میں ہونے والی پیش رفت سے ظاہر ہوتا ہے کہ توانائی کی قیمتوں میں اضافے کے ساتھ غذائی ایشیا کی قیمتوں میں بھی اضافہ ہوتا ہے خصوصاً حیاتی اینڈھن پر زیادہ توجہ کی بنا پر 2010ء میں اجناس کی عالمی پیداوار میں کمی آ سکتی ہے کیونکہ کاشتکاروں نے گذشتہ خزاں کے موسم میں کم قیمتوں اور کیمیائی کھاد اور کیڑے مار دواؤں کے نرخ زیادہ ہونے کی وجہ سے زیر کاشت رقبے میں کمی کر دی تھی (دیکھئے باکس 3.1)۔

اگر غذائی ایشیا کی قیمت میں حالیہ نموجبران کی کیفیت کو ظاہر نہیں کرتی تاہم غذائی منڈیوں میں کچھ خطرات ہیں جن پر پالیسی سازوں کو سنجیدگی کے ساتھ غور و فکر کرنے کی ضرورت ہے تاکہ مستقبل میں بحران سے بچا جاسکے۔ اجناس کے نرخوں میں وسیع البیادگی پاکستان جیسی چھوٹی معیشتوں کے لیے درمیانی مدت میں نمو کے لیے خطرہ ہے۔

باکس 3.1: عالمی غذائی گرانی کے محرکات⁴

2009ء کے دوران عمومی طور پر ایشیا کی عالمی قیمتوں میں اضافے کا رجحان دیکھا گیا تاہم یہ 08ء کی بلند ترین سطح کے مقابلے میں کم رہا۔ دیگر ایشیا کے ساتھ ساتھ غذائی ایشیا کی قیمتوں میں بھی اضافہ ہوا۔ غذائی ایشیا کی عالمی قیمتوں میں اضافہ خاص طور پر ترقی پذیر ممالک کے لیے خطرے کا باعث ہے۔ اقوام متحدہ کے ادارہ خوراک و زراعت کے مطابق ترقی یافتہ اقوام خوراک پر اپنی آمدنی 20-10 فیصد خرچ کرتی ہیں لیکن ترقی پذیر ممالک میں خوراک پر 60-80 فیصد خرچ کیا جاتا ہے اور یہ ممالک زیادہ تر خوراک درآمد کرتے ہیں۔

اقتصادی تعاون و ترقی کی تنظیم اور ادارہ خوراک و زراعت کی حالیہ رپورٹ⁵ کی پیش گوئی ہے کہ اگلے دس برسوں میں 1997-2006ء کی اوسط قیمتوں کے مقابلے میں ایشیا کی قیمتوں میں 30-10 فیصد اضافہ ہو جائے گا۔ رپورٹ میں مزید کہا گیا ہے کہ اگر آئندہ دس برسوں کی گرانی کو مد نظر رکھا جائے تو اس کا امکان نہیں کہ قیمتیں گذشتہ دہائی کی پست سطح تک واپس چلی جائیں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ غذائی ایشیا کی لاگت بڑھ جائے گی۔ تجزیہ کاروں کے مطابق قیمتوں میں اضافے کی وجوہات طویل مدتی ہیں جیسے آبادی میں نمو، ہجرتی ہوئی معیشتوں میں نئے متوسط طبقے میں غذائی عادات کی تبدیلی، حیاتی اینڈھن کی پیداوار کے لیے اناج اور تیل کے بیجوں کی طلب میں اضافہ۔

تجزیہ کاروں کو اناج کی پیداوار میں کمی کا خدشہ ہے۔ بین الاقوامی غلہ کونسل نے پہلے ہی متنبہ کر دیا ہے کہ 2009-10ء میں عالمی اناج کی رسد میں کمی کا امکان ہے جو 2008-09ء کی رسد 1,792 ملین ٹن سے کم ہو کر 1,748 ملین ٹن رہ جائے گی۔ امریکی محکمہ زراعت کے مطابق امریکی کاشتکار 2009ء کے دوران 246 ملین ایکڑ رقبہ کاشت کریں گے جو کہ گذشتہ سال کے 253 ملین ایکڑ کے مقابلے میں 2.8 فیصد کم ہے۔ 2005ء کے بعد سے پہلی دفعہ زیر کاشت رقبے

³ بین الاقوامی خوراک کی سادہ اوسط: Dated Brent اور West Texas Intermediate اور Dubai Fateh: ماخذ: آئی ایم ایف

⁴ ماخذ: www.ft.com, www.fao.org, www.economist.com

⁵ او ای ایس ڈی ایف اے اوزر جی صورتحال 2009-18، 2009، (2009ء)

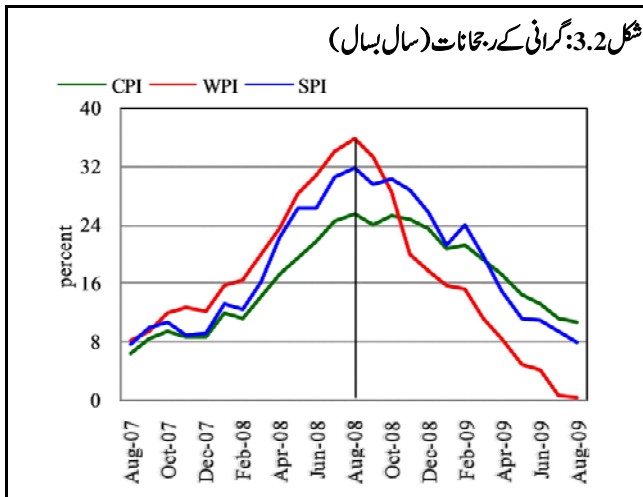
میں کمی آئی ہے۔ امریکہ دنیا میں مکی کا نصف، سویڈن کا تیسرا اور گندم کا پانچواں حصہ برآمد کرتا ہے چنانچہ اس کے زیر کاشت رقبے اور پیداوار میں کمی سے خوراک کی عالمی قیمتوں پر نمایاں اثرات پڑ سکتے ہیں۔ اسی طرح ارجنٹینا میں حکومت کے فیصلے کے خلاف کم کاشت کی گئی ہے۔ ارجنٹینا حکومت نے گندم اور مکی جیسی اہم فصلوں پر برآمدی ٹیکس میں اضافے کا فیصلہ کیا تھا۔ مزید برآں آسٹریلیا شکر کا بہت بڑا برآمد کنندہ ہے تاہم دیگر فصلوں کی جانب انحراف کے نتیجے میں 2009-10ء میں شکر کی پیداوار میں کمی کا امکان ہے۔

آب و ہوا میں تبدیلی سے غذائی ایشیا کی قیمتیں متاثر ہو سکتی ہیں۔ کئی برسوں سے شدید موسموں اور پانی کی کمی کے باعث ایشیا کی پیداوار اور مکی اہم زرعی ایشیا کی قیمتوں پر بہت اثر پڑا ہے۔ اقوام متحدہ کے ماحول میں تبدیلی سے متعلق بین الاقوامی پینل کی چوتھی تجزیاتی رپورٹ کے مطابق اکیسویں صدی میں آب و ہوا میں تبدیلی کی وجہ سے کاشت میں کمی آئے گی اور فصلیں خراب ہو جائیں گی۔ رپورٹ میں مزید کہا گیا ہے کہ آب و ہوا میں تبدیلی کے نتائج ان اثرات ان ملکوں پر زیادہ پڑیں گے جو تبدیلی سے مطابقت کے لیے کم وسائل رکھتے ہیں جبکہ غریب ممالک سب سے زیادہ متاثر ہوں گے۔

مستقبل میں خوراک کے بحران اور پانی کی کمی جیسے مسائل سے نمٹنے کے لیے اہم معیشتوں بشمول سعودی عرب، جاپان اور جنوبی کوریا نے ترقی پزیر ممالک میں زرعی زمین کے حصول کے لیے سرمایہ کاری کا آغاز کیا ہے تاکہ اہم اجناس کی رسد کو یقینی بنایا جائے اور درآمدات پر انحصار کم کیا جائے۔ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ یہ زرعی زمین پر قبضہ کرنے کے مترادف ہے جبکہ کچھ لوگ سمجھتے ہیں کہ تجارت میں حائل رکاوٹیں دور کرنے سے زرعی زمین زیادہ موثر طریقے سے استعمال ہو سکے گی اور اس کے نتیجے میں زرعی ایشیا کی قیمتیں کم ہوں گی۔ اس کے علاوہ بی ایٹ ممالک نے کہا ہے کہ وہ غذائی تحفظ کے اقدامات کا اعلان کریں گے جس کے تحت زراعت کی ترقی کے لیے ترقی پزیر ممالک کو اگلے تین برسوں کے لیے 12 ارب ڈالر سے زائد دیے جائیں گے۔

3.2 ملکی صورتحال

بالآخر مالی سال 09ء میں ملکی معیشت میں گرانی کا دباؤ کم ہونا شروع ہو گیا۔ قیمتوں کے تمام اہم اشاریے صارف اشاریہ قیمت، تھوک اشاریہ قیمت اور حساس قیمت اظہاریہ اگست 2008ء کی بلند ترین سطح سے مسلسل گرتے رہے (دیکھئے شکل 3.2)۔



اس صورتحال کے باوجود سال کے دوران گرانی کی سطح زیادہ تر بلند رہی اور سالانہ اوسط گرانی بہت زیادہ تھی۔ مثال کے طور پر مالی سال 09ء میں سالانہ اوسط گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت 20.8 فیصد رہی جو کہ گذشتہ سال 12.0 فیصد تھی۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ قیمتوں کے تمام اشاریوں سے پیمائش کی گئی سالانہ اوسط گرانی مالی سال 76ء سے اب تک بلند ترین سطح پر ہے (دیکھئے جدول 3.4)۔ مالی سال 09ء کے دوران سالانہ گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت 20.8 فیصد پر پہنچ گئی ہے جو سالانہ 11 فیصد ہدف سے بہت زیادہ ہے۔

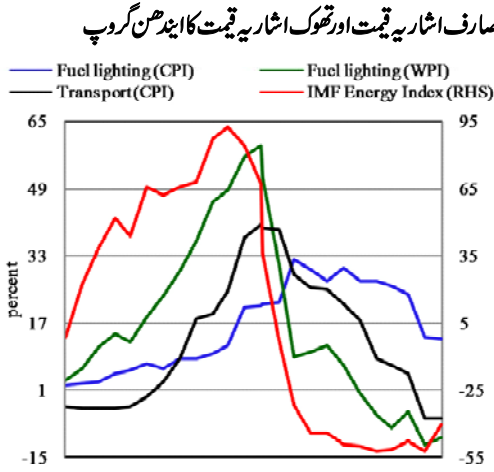
گرانی میں کمی کی کئی وجوہات ہو سکتی ہیں (الف) ایشیا کی عالمی قیمتوں میں کمی کا اثر (ب) مالیاتی بہتری، مالیاتی خسارے کی تسلیک پر پابندی اور زرعی تخی کے تاخیر سے اثرات کی وجہ سے ملکی طلب میں کمی، اور ان سب کی وجہ سے (ج) گرانی کی توقعات میں کمی۔ اس کے نتیجے میں مالی سال 09ء کی تیسری سہ ماہی کے اختتام پر دو درجائی کے بلند غذائی گرانی کے اثرات کم ہو گئے اور غیر غذائی گرانی میں بھی کمی آنا شروع ہو گئی۔

جدول 3.4: گرانی کے رجحانات فیصد

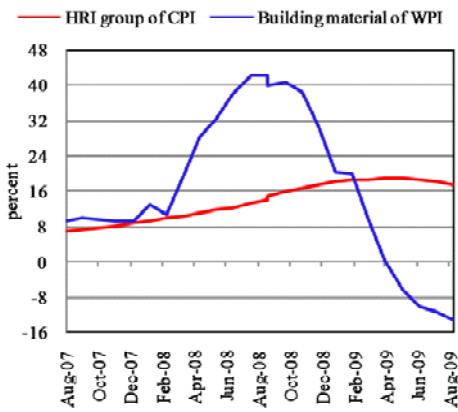
مدت	سالانہ اوسط			سال بسال*		
	جی ڈی پی ڈی فلٹر	صارف اشاریہ قیمت	تھوک اشاریہ قیمت	حساس اظہاریہ قیمت	تھوک اشاریہ قیمت	صارف اشاریہ قیمت
میں 05ء	7.0	9.3	6.8	11.1	8.7	6.2
میں 06ء	10.5	7.9	10.1	7.8	7.6	9.0
میں 07ء	7.7	7.8	6.9	9.4	7.0	7.3
میں 08ء	16.2	12.0	16.4	14.2	21.5	30.6
میں 09ء	22.6	20.8	18.2	22.7	13.1	4.1

* جون

شکل 3.3: صارف اشاریہ قیمت اور تھوک اشاریہ قیمت کے رجحانات کا فرق (سال بسال)



(ب) صارف اشاریہ قیمت کا اشاریہ کرایہ مکان اور تھوک اشاریہ قیمت کا تعمیراتی سامان



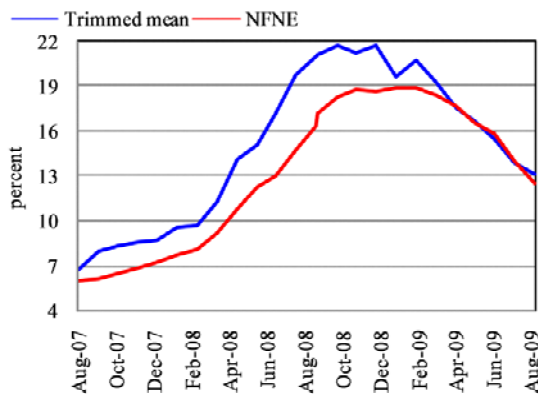
اگرچہ ارزانی کا عمل قیمتوں کے تمام اشاریوں سے واضح ہوا ہے لیکن صارف اشاریہ قیمت اور حساس قیمت اظہاریہ کے مقابلے میں تھوک اشاریہ قیمت میں زیادہ کمی آئی ہے جس کا بنیادی سبب یہ ہے کہ غذائی گرانی، صارف اشاریہ قیمت اور حساس قیمت اظہاریہ میں کمی کی ذمہ دار ہے جبکہ غذائی اور غیر غذائی گرانی تھوک اشاریہ قیمت میں کمی کا باعث ہے۔

غیر غذائی گرانی بلحاظ تھوک اشاریہ قیمت اور صارف اشاریہ قیمت میں کمی کی رفتار کا فرق ان کی متعلقہ باسکٹوں کی مختلف ہیئت ترکیبی کی وجہ سے ہے۔ جیسا کہ شکل 3.3 میں دکھایا گیا ہے تھوک اشاریہ قیمت کا ذیلی گروپ ایندھن و روشنی اور صارف اشاریہ قیمت کا ذیلی گروپ نقل و حمل ایک ہی سمت میں حرکت کر رہے ہیں تاہم تھوک اشاریہ قیمت میں کمی زیادہ نمایاں ہوتی ہے کیونکہ ایشیا کی قیمتیں جیسے فرانس آئل، موٹر اسپرٹ، موبائل آئل وغیرہ براہ راست عالمی قیمتوں سے جڑی ہوتی ہیں۔ اس کے برعکس عالمی خام تیل کی قیمتوں کا اثر صارف اشاریہ قیمت کے ذیلی اشاریہ توانائی پر اتنا زیادہ نہیں ہوتا ہے۔ صارف اشاریہ قیمت کے ذیلی اشاریہ توانائی میں موجود ایشیا کی قیمتوں کا تعین زیادہ تر حکومت کرتی ہے اور ان میں عالمی قیمتوں میں تبدیلی کے لحاظ سے مطابقت نہیں لائی گئی چنانچہ انسپورٹ کے کرائے وغیرہ میں بھی کمی نہیں ہوئی۔

مزید برآں غیر غذائی گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت میں اشاریہ کرایہ مکان کا حصہ تقریباً 40 فیصد ہے جس کا تخمینہ 24 ماہی جیومیٹرک اوسط سے نکالا گیا ہے۔ اسی طرح صارف اشاریہ قیمت باسکٹ کا بڑا حصہ نسبتاً کم تغیر پذیر ہے۔ اس کے علاوہ اشاریہ کرایہ مکان کا 40 فیصد اجرتوں پر مشتمل ہے جو کہ

اکثر کم ہی رہتا ہے جس سے اس بات کی یقین دہانی ہوتی ہے کہ جب طلب میں کمی ہوتی ہے تو اشاریہ کرایہ مکان میں ہونے والی تبدیلیوں میں ان کا کردار نسبتاً مست ہوتا ہے

شکل 3.4: قوزی گرانی کے رجحانات (سال بسال)



جبکہ تھوک اشاریہ قیمت باسکٹ میں تعمیراتی سامان کے ذیلی گروپ میں شامل ایشیا جیسے فولاد اور فولاد دی ٹیٹس، تاریں، بکڑی وغیرہ کی قیمتیں عالمی قیمتوں سے جڑی ہوتی ہیں (دیکھئے شکل 3.3) اسی لیے جب ان ایشیا کی عالمی قیمتوں میں کمی واقع ہوتی ہے تو غیر غذائی گرانی بلحاظ تھوک اشاریہ قیمت میں غیر غذائی گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت کے مقابلے میں زیادہ کمی ہوتی ہے۔

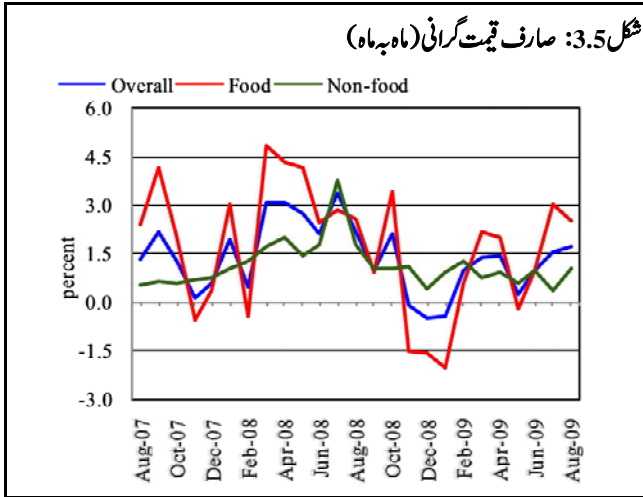
مالی سال 09ء کی دوسری ششماہی میں قوزی گرانی میں آنے والی کمی حوصلہ افزا ہے تاہم یہ ابھی بلند سطح پر ہے (دیکھئے شکل 3.4)۔ اپریل 2005ء میں مرکزی بینک نے زری پالیسی میں سختی لانا شروع کر دی اور ایشیا کی اندرونی قیمتوں کے دھچکوں کے ساتھ ساتھ مسلسل مالیاتی مہمیز جو کہ اضافی مجموعی طلب کو مدد دیتا ہے، کی وجہ سے ملکی قیمتوں پر اثر کم ہو گیا۔ اس کے نتیجے میں اسٹیٹ بینک کو

پالیسی ریٹ میں مسلسل اضافہ کرنا پڑا۔⁶ معاشی استحکام پروگرام کے نتیجے میں مالیاتی صورتحال میں بہتری آئی ہے اور زری پالیسی کی اثر انگیزی مزید بہتر ہوئی ہے۔ اس کی وجہ سے قیمتوں اور گرانی کی توقعات ایشیا کی عالمی قیمتوں میں کمی سے باہم مربوط ہیں۔

معیشت میں مجموعی طلب اور جڑواں خساروں میں کمی کے ساتھ گرانی کے دباؤ میں بھی کمی آئی ہے جس کی وجہ سے مرکزی بینک نے زری پالیسی میں نرمی کا آغاز کیا۔ 2009ء میں دو دفعہ پالیسی ڈسکاؤنٹ ریٹ میں کمی کی گئی، اپریل 09ء اور اگست 09ء میں سو سو بیس پوائنٹس کمی کی گئی۔

مالی سال 09ء (اور مالی سال 10ء کے ابتدائی مہینوں) کے دوران پالیسی ریٹ میں مجموعی طور پر 200 بیس پوائنٹس کی جانے والی کمی کی نسبت گرانی کے تمام اظہار یوں میں زیادہ کمی واقع ہوئی ہے۔ پالیسی ریٹ میں یہ تبدیلی ملکی گرانی کے رجحان کے خطرے کو دیکھتے ہوئے کی گئی۔

معیشت میں باوجود کچھ سست روی کے قوزی گرانی بدستور بلند رہی جس کی وجہ سے گرانی کا دباؤ مسلسل رہا۔ ماہ بہ ماہ گرانی سے ظاہر ہوتا ہے کہ گرانی کا زیادہ دباؤ دوبارہ ابھر رہا ہے (دیکھئے شکل 3.5)۔ اس کے علاوہ مالی سال 10ء کے بجٹ میں اعلان کردہ مالیاتی مہمیز کی وجہ سے طلب کے دباؤ میں اضافے کا خطرہ ہے جس سے بیرونی کھاتے پر بھی ممکنہ دباؤ پڑ سکتا ہے اور مرکزی بینک کو پالیسی ریٹ کم کرنے میں رکاوٹ آسکتی ہے۔



ایشیا خاص طور پر خام تیل اور پام آئل کی عالمی قیمتوں میں حال ہی میں ہونے والے اضافے کے پیچھے ایک اور خطرہ چھپا ہوا ہے جو ملکی گرانی میں اضافے کا باعث بن سکتا ہے۔ مثال کے طور پر بھارت میں موجودہ کٹائی کے موسم میں شدید خشک سالی کی وجہ سے ایشیا کی عالمی قیمتوں پر دباؤ بڑھ سکتا ہے۔ شکر کی عالمی قیمتیں پہلے ہی سے بڑھی ہوئی ہیں جس کی وجہ سے ملک میں شکر مناسب مقدار میں دستیاب ہونے کے باوجود ملکی قیمتوں پر بھی اثر پڑا ہے۔

روپے کی قدر کمزور ہونے کی صورت میں درآمدی گرانی تیسرا خطرہ ثابت ہو سکتا ہے۔ عام خیال کے برعکس درآمدی اکائی قدر کے اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ درآمدی ایشیا کی بڑھتی ہوئی قیمتوں میں کمی کے باوجود پاکستان میں درآمدی ایشیا کی قیمتوں میں مسلسل اضافہ ہوا ہے۔ چند اہم ایشیا جیسے پام آئل، پٹرولیم مصنوعات اور خام تیل لیکن ڈالر کی قیمت میں کمی کا فائدہ روپے کی قدر میں نمایاں تخفیف سے زائل ہو گیا (دیکھئے جدول 3.5)۔

2009ء سے دوبارہ ایشیا کی عالمی قیمتیں بڑھنا شروع ہو گئی ہیں اور اگر روپے کی قدر میں مزید کمی ہوئی تو ملکی قیمتوں پر اضافی دباؤ پڑے گا۔ مالی سال 10ء میں درآمدات کی نمو میں بحالی کے امکان اور عالمی مالی بحران کے بعد چھوٹے بیرونی خساروں کی ادائیگی کے لیے پاکستان کی صلاحیت کو مد نظر رکھتے ہوئے بیرونی کھاتوں کے عدم توازن کے خطرات میں اضافہ بڑھ گیا ہے۔

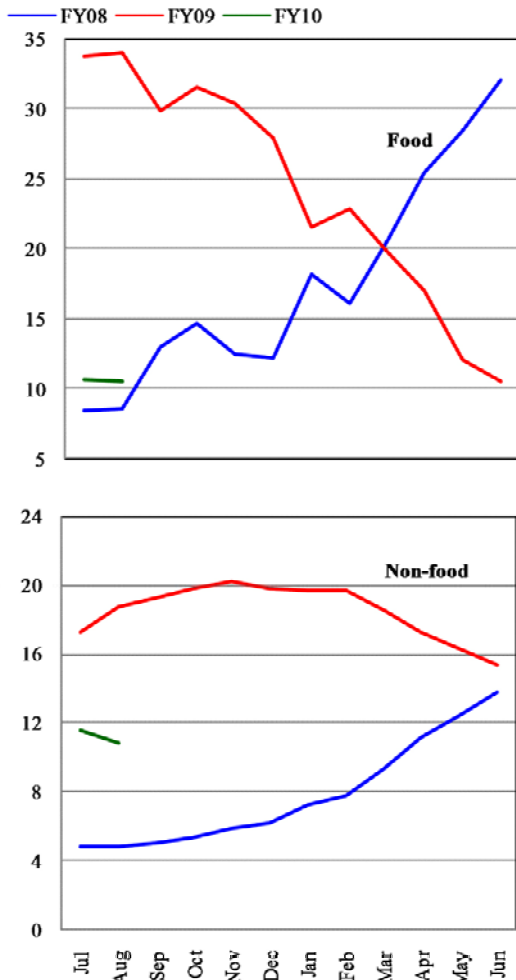
کمزور مالیاتی صورتحال بھی تنش کا باعث ہے اس لیے انفراسٹرکچر کی ترقی اور بے گھر افراد کی آباد کاری کے ساتھ ساتھ محاصل کے اہداف کے انحراف کے خطرے جیسے معاملات پر اخراجات میں اضافہ کرنے کی ضرورت ہے۔ مزید برآں محدود مالیاتی گنجائش کی وجہ سے حکومت کسی بھی ایشیا کے نرخ کے دھچکوں کو برداشت کرنے کے قابل نہیں ہو سکے گی۔

اسٹیٹ بینک کی پیش گوئیاں موجودہ رجحانات اور توقعات پر مبنی ہوتی ہیں جس کے مطابق مالی سال 10ء میں سالانہ گرانی 9.5 فیصد کے ہدف سے کچھ تجاوز کر سکتی ہے۔

⁶ سال 2008ء کے دوران اسٹیٹ بینک نے چار دفعہ ڈسکاؤنٹ ریٹ میں اضافہ کیا اور مجموعی طور پر 500 بیس پوائنٹس کا اضافہ کر کے ڈسکاؤنٹ ریٹ 15 فیصد کر دیا۔

جدول 3.5: درآمدی اکائی قدر میں سال بسال تبدیلی (فیصد)													
م 09ء		م 08ء		م 07ء		م 06ء		م 05ء		م 04ء		م 03ء	
روپے	امریکی ڈالر	روپے	امریکی ڈالر	روپے	امریکی ڈالر	روپے	امریکی ڈالر	روپے	امریکی ڈالر	روپے	امریکی ڈالر	روپے	امریکی ڈالر
35.5	8.2	12.7	9.5	8.7	7.3	-0.2	-1.0	6.5	3.3	7.3	8.9	-26.0	-22.5
39.9	12.0	9.1	5.6	11.5	10.1	5.7	4.7	2.7	-0.4	2.3	3.9	-3.5	1.4
26.0	1.7	5.9	1.5	-2.3	-3.5	-14.5	-15.4	38.9	35.0	-14.7	-13.5	-21.3	-17.5
31.3	2.8	17.4	14.2	25.2	23.5	-8.3	-8.9	36.2	31.6	-2.6	-1.7	45.3	55.5
6.3	-14.5	82.9	75.8	15.0	13.5	0.9	0.0	-1.2	-4.1	5.9	7.5	30.2	36.1
44.7	11.7	-7.4	-9.5	11.6	10.7	22.5	21.6	18.5	14.7	-10.0	-8.9	6.0	15.2
26.0	1.1	33.1	28.2	24.1	22.5	14.5	13.5	21.1	17.5	-4.3	-2.3	-4.6	-0.7
4.1	-15.5	47.5	41.4	-7.3	-8.4	48.0	46.7	28.9	24.9	26.8	28.7	12.2	17.8
0.7	-17.8	46.3	40.5	2.5	1.2	60.8	59.4	25.5	21.8	9.4	11.2	10.8	16.7
37.0	9.9	50.7	47.4	6.3	4.9	15.0	14.4	23.1	19.3	12.1	14.1	21.5	28.1
41.8	13.4	9.0	5.0	10.9	9.4	10.5	9.6	21.1	17.5	9.0	10.6	18.5	24.8

شکل 3.6: گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت (سال بسال) فیصد میں



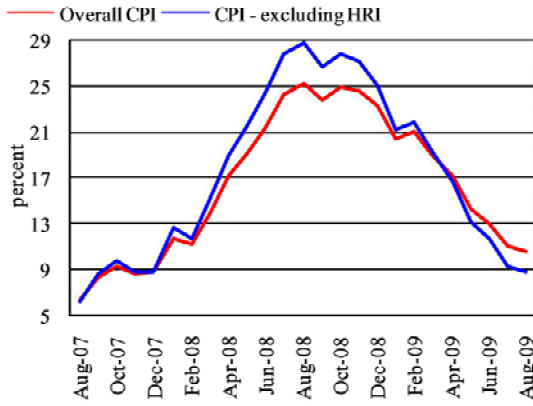
3.3 صارف اشاریہ قیمت

مالی سال 08ء میں صارف اشاریہ قیمت میں ہونے والا اضافہ مالی سال 09ء کی دوسری ششماہی میں کم ہونا شروع ہو گیا تھا۔ اگست 2008ء میں گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت سال بسال اپنی بلند ترین سطح 25.3 فیصد سے کم ہو کر مالی سال 09ء اگست میں 10.7 فیصد ہو گئی۔ اگرچہ صارف اشاریہ قیمت کے غذائی اور غیر غذائی گروپ کی وجہ سے گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت میں کمی واقع ہوئی تاہم اس میں غذائی گروپ کا حصہ زیادہ ہے۔

م 09ء کے دوران غذائی گرانی میں مسلسل کمی دیکھی گئی جبکہ گذشتہ م 08ء میں اس میں مسلسل اضافہ ہوا تھا۔ دوسری جانب م 09ء کی پہلی ششماہی میں دور ثانی کے اثرات اور سال کے دوران مالیاتی خسارے کی مسلسل تسلیک اور روپے میں تغیر پذیری کی بنا پر گرانی کے توقعات برقرار رہنے سے غیر غذائی گرانی میں متواتر اضافہ ہوا (دیکھئے شکل 3.6)۔ شرح مبادلہ میں تغیر پذیری کم ہونے اور مالیاتی خسارے کی تسلیک کو محدود رکھنے کے باعث مالی سال 09ء کی دوسری ششماہی میں غیر غذائی گرانی کم ہونا شروع ہو گئی۔ مالی سال 09ء میں مجموعی گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت میں غذائی گرانی بہ وزن کے حصے میں بتدریج کمی واقع ہوئی ہے اور مالی سال 09ء کے اختتام پر یہ حصہ کم ہو کر 40 فیصد ہو گیا جبکہ گذشتہ م 08ء میں مجموعی گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت کا حصہ 50 فیصد سے زائد تھا جبکہ م 09ء میں غیر غذائی گروپ صارف اشاریہ قیمت کے ذیلی گروپ کے لحاظ سے اشاریہ کرایہ مکان کا حصہ زیادہ رہا ہے۔

صارف اشاریہ قیمت اور صارف اشاریہ قیمت بلا اشاریہ کرایہ مکان کے رجحانات

شکل 3.7: گرائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت (سال بسال)



کے تقابل سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالی سال 09ء کی پہلی ششماہی کے دوران مؤخر الذکر کے مقابلے میں اوّل الذکر میں گرائی کم رہی ہے تاہم مالی سال 09ء کی دوسری ششماہی کے دوران اس میں تسلسل رہا ہے حتیٰ کہ غذائی قیمتوں میں تیزی سے کمی ہوئی تھی اس کا مطلب یہ ہوا کہ مجموعی گرائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت نے گرائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت بلا اشاریہ کرایہ مکان کو پیچھے چھوڑ دیا ہے (دیکھئے شکل 3.7)۔ اس طرح اشاریہ کرایہ مکان جو کہ مجموعی گرائی میں کمی کا باعث بن رہا تھا اب مجموعی صارف اشاریہ قیمت میں اضافہ کر رہا ہے۔

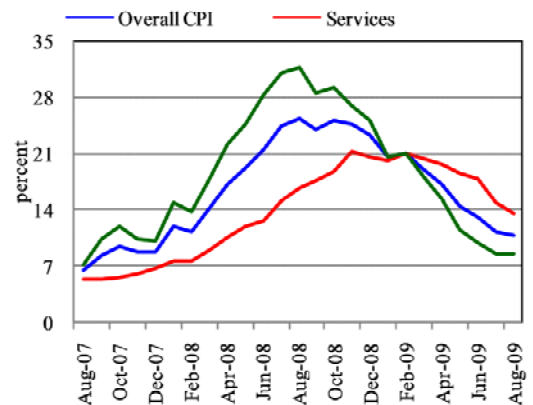
صارف اشاریہ قیمت باسکٹ میں قیمتوں میں تبدیلی (سال بسال) کی تقسیم کے لحاظ سے دیکھا جائے تو مالی سال 2009ء کے دوران باسکٹ میں موجود کئی ایشیا میں گرائی دو ہندی رہی ہے جو کہ اب بھی بہت زیادہ ہے تاہم ایسی ایشیا جن کا تناسب 30 فیصد سے زیادہ ہے ان میں مسلسل کمی کا رجحان دیکھا گیا (دیکھئے جدول 3.6)۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ گرائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت میں کمی قیمتوں میں وسیع البینا اضافے میں کمی کی عکاسی کرتی ہے۔

جدول 3.6: صارف اشاریہ قیمت میں قیمتوں میں تبدیلی (سال بسال) کی تقسیم

ایشیا کا فیصد	50% سے زائد	30-50% کے درمیان	10-30% کے درمیان	5-10% کے درمیان	5% سے کم
اگست 08ء	11.3	12.1	44.1	14.9	17.6
ستمبر 08ء	11.6	12.4	43.9	14.4	17.7
اکتوبر 08ء	12.9	13.2	44.4	14.2	15.3
نومبر 08ء	11.8	14.9	45.2	12.9	15.2
دسمبر 08ء	8.3	18.3	46.4	11.4	15.6
جنوری 09ء	7.5	15.9	49.3	11.1	16.2
فروری 09ء	6.7	15.9	46.9	11.7	18.7
مارچ 09ء	5.9	12.9	49.3	12.3	19.6
اپریل 09ء	6.4	8.9	51.4	14.2	19.2
مئی 09ء	6.1	8.3	46.7	16.4	22.5
جون 09ء	5.3	8.1	43.9	20.8	21.9
جولائی 09ء	3.3	6.1	36.8	22.2	31.6
اگست 09ء	2.2	5.0	34.2	23.1	35.5

خدمات اور غیر خدمات گرائی کے تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالی سال 09ء کی پہلی ششماہی کے دوران خدمات اور مجموعی گرائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت دونوں کے مقابلے میں غیر خدمات گرائی بدستور زیادہ رہی تاہم دوسری ششماہی کے دوران مجموعی صارف اشاریہ قیمت اور غیر خدمات گرائی میں تیزی کے ساتھ کمی کا رجحان دیکھا گیا حالانکہ خدمات گروپ میں کمی نسبتاً کم رہی (دیکھئے شکل 3.8)۔ اشاریہ کرایہ مکان کے اثر اور بجلی اور گیس کے نرخوں میں بلند اضافے کی وجہ سے خدمات گرائی میں تسلسل رہا ہے دوسری جانب غیر خدمات گرائی میں کمی کا رجحان غذائی گرائی میں کمی کے باعث ہے۔

شکل 3.8: خدمات وغیر خدمات گرائی (سال بسال)

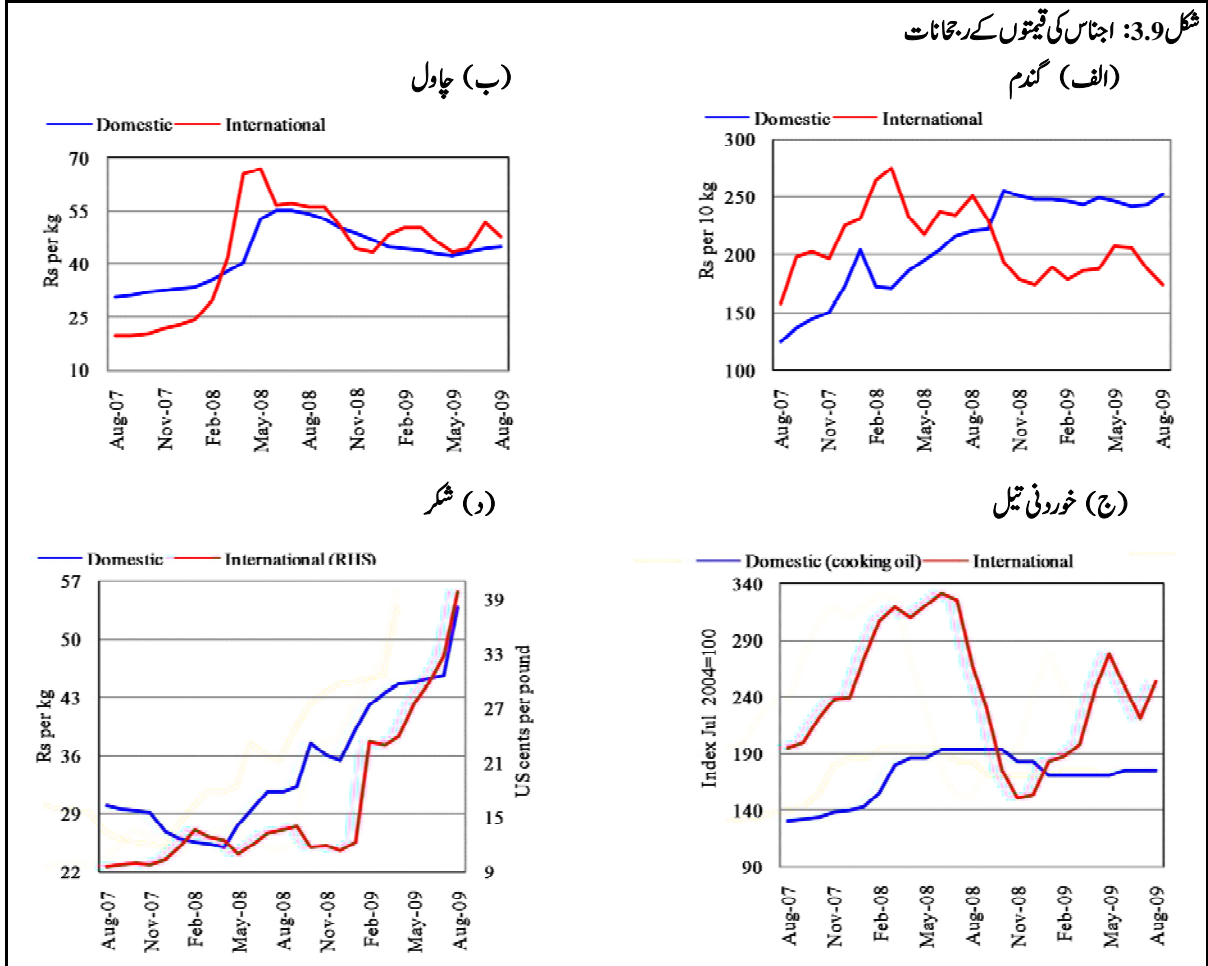


3.3.1 صارف اشاریہ قیمت غذائی گرائی

مالی سال 08ء میں بلند گرائی کے بعد مالی سال 09ء کی دوسری ششماہی سے غذائی گرائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت میں کمی ہونا شروع ہو گئی اور اگست 2009ء کے دوران یہ کم ہو کر 10.6 فیصد (سال بسال) ہو گئی جبکہ گذشتہ سال کے اسی عرصے کے دوران یہ اپنی بلند ترین سطح 34.1 فیصد پر تھی۔ یہ رجحان رسد کے بہتر انتظام کے ساتھ چاول، گندم اور کئی کی ریکارڈ فیصل اور چاول اور گندم کی عالمی قیمتوں میں کمی کی بدولت دیکھنے میں آیا۔

گندم کی بھاری درآمدات اور سرحد پار غیر قانونی سرگرمیوں میں کمی کے باعث ملک میں گندم کی رسد میں اضافہ ہو گیا اور گندم کی ملکی قیمتیں عالمی قیمتوں کے

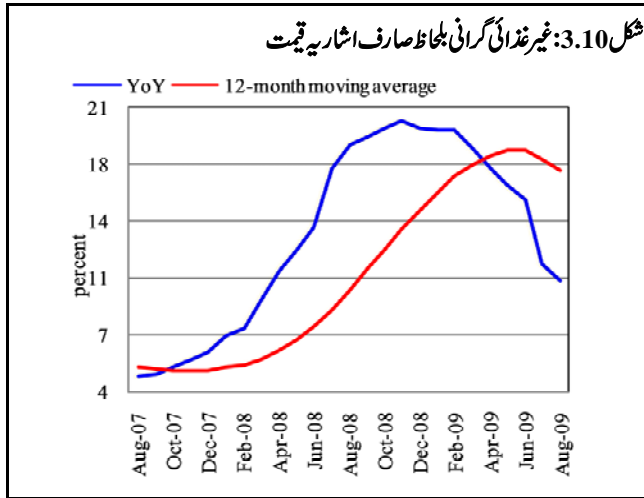
مقابلے میں زیادہ ہونے کی وجہ سے ان سرگرمیوں میں کمی آئی ہے (دیکھئے شکل 3.9)۔ مزید برآں مالی سال 09ء کے دوران ملک میں گندم کی 233 ملین ٹن کی شاندار فصل ہوئی جس کا سبب حکومت کا کاشتکاروں کے لیے گندم کی سرکاری قیمت 950 روپے فی 40 کلوگرام کرنے کا اعلان تھا۔ اسی طرح سے حالیہ مہینوں میں گندم کی قیمتوں میں استحکام رہا ہے۔



مالی سال 09ء میں چاول کی بھی 7.0 ملین ٹن کی شاندار فصل ہوئی اسی لحاظ سے مالی سال 09ء کے دوران چاول کی قیمت میں بتدریج کمی کارہجان دیکھا گیا تاہم مالی سال 10ء میں زیر کاشت رقبے میں کمی اور مون سون میں تاخیر کی وجہ سے چاول کی فصل میں کمی کا امکان ہے اور اس کا ہدف 6.0 ملین ٹن ہے۔ چاول کی قیمتیں عالمی قیمتوں کے رجحانات کو دیکھتے ہوئے مقرر کی جاتی ہیں اور چاول کی پیداوار کے مقابلے میں ملکی صرف پست سطح پر ہے۔

مالی سال 09ء شکر کی مجموعی پیداوار 3.2 ملین ٹن تک رہی جبکہ گذشتہ مالی سال میں اس میں 4.35 کی ریکارڈ پیداوار ہوئی تھی جس سے شکر کی قیمتوں میں اضافے کا رجحان دیکھا جا رہا ہے۔ ملک میں شکر کی رسد کو بہتر بنانے کے لیے حکومت نے 2 لاکھ ٹن شکر درآمد کرنے کی اجازت دی ہے۔ درآمد کے ذریعے مقامی طلب پوری ہونے کے باوجود شکر کی قیمت مستقبل قریب میں بدستور زیادہ رہنے کی توقع ہے کیونکہ رسد میں کمی کی وجہ سے عالمی قیمتوں میں اضافے کا رجحان ہے۔

مالی سال 09ء کی دوسری سہ ماہی سے خوردنی تیل کی ملکی قیمتوں میں بتدریج کمی کارہجان دیکھا گیا ہے تاہم پام آئل کی عالمی قیمتوں میں اضافے کی وجہ سے ملکی قیمتوں میں بھی اضافہ شروع ہو گیا ہے۔ اسی طرح چائے کی پیداوار کے بڑے ممالک میں ناسازگار موسمی حالات کی وجہ سے حالیہ مہینوں میں چائے کی عالمی قیمتوں میں اضافہ ہوا ہے جس سے ملک میں چائے کی قیمتوں پر دباؤ پڑ سکتا ہے۔



3.3.2 صارف اشاریہ قیمت غیر غذائی گرانی

مالی سال 08ء میں غیر غذائی گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت میں اضافے کا رجحان مالی سال 09ء کی پہلی ششماہی میں بھی جاری رہا اور نومبر 2008ء میں اس گروپ میں سال بسال گرانی 20.2 فیصد کی ریکارڈ سطح پر پہنچ گئی تھی (دیکھئے شکل 3.10)۔ بہر حال اس کے بعد سے غیر غذائی گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت میں کمی کا رجحان دیکھا گیا لیکن کمی کی شرح غذائی گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت کی طرح نمایاں نہیں ہے۔

مالی سال 09ء کی آخری مدت میں صارف اشاریہ قیمت کے غیر غذائی گروپ میں گرانی کا تسلسل برقرار رہنے کی وجہ اشاریہ کرایہ مکان ہے جس میں مالی سال 09ء بدستور اضافے کا رجحان رہا۔ غیر غذائی گرانی میں اشاریہ کرایہ مکان کا زیادہ وزن (39.3 فیصد) ہے اس لیے غیر غذائی گرانی میں کمی اتنی نمایاں نہیں رہی۔

غیر غذائی گروپ کے دیگر ذیلی گروپوں میں نقل و حمل اور مواصلات میں زیادہ تغیر پذیری دیکھی گئی کیونکہ یہ مالی سال 09ء کی پہلی سہ ماہی میں سال بسال 40 فیصد کے آس پاس رہی اور مالی سال 09ء کی آخری سہ ماہی میں اس ذیلی گروپ میں گرانی کم ہو کر یک ہندسی ہو گئی۔ مالی سال 09ء کی دوسری ششماہی میں ایندھن کی عالمی قیمتوں میں کمی کی وجہ سے ملک میں ایندھن کی قیمتوں میں کمی کی غیر غذائی گرانی میں کمی کی عکاسی کرتی ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ مالی سال 09ء کی دوسری ششماہی میں ذیلی گروپ ایندھن و روشنی میں بھی کمی واقع ہوئی ہے تاہم یہ کمی ذیلی گروپ نقل و حمل اور مواصلات کی طرح نمایاں نہیں ہے جس کی وجہ بجلی اور گیس کی قیمتوں میں اضافہ ہے۔ دوسری طرف مالی سال 09ء کے دوران صارف اشاریہ قیمت کے ذیلی گروپ تعلیم میں بھی اضافہ ہوا تاہم اس میں مئی 2009ء سے کمی آنا شروع ہو گئی ہے۔

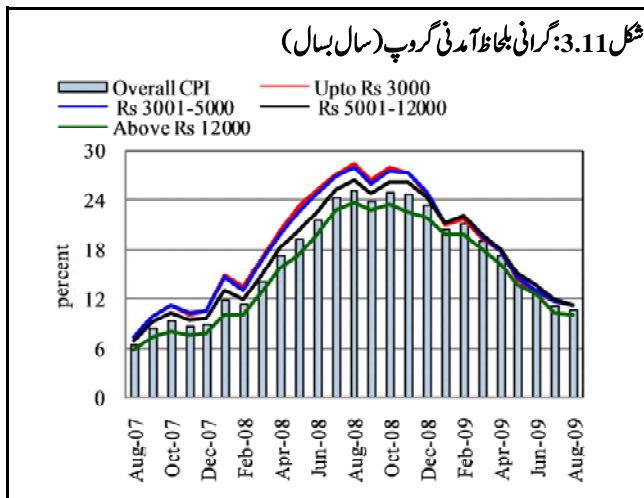
اشاریہ کرایہ مکان میں گرانی میں متوقع کمی کی بنیادی وجوہات دھات اور دیگر تعمیراتی سامان کی قیمتوں میں نمایاں کمی اور دورانی اثرات کی غیر موجودگی ہے جس کی وجہ سے غیر غذائی گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت میں کمی کا رجحان کم از کم مالی سال 10ء کی پہلی ششماہی تک رہے گا۔

3.4 گرانی کی شرح

مالی سال 09ء میں آمدنی گروپ میں گرانی کا ملا جلا رجحان دیکھا گیا۔ مالی سال 09ء کی پہلی ششماہی کے دوران کم ترین آمدنی والے گروپ کے لیے گرانی کا اثر زیادہ تھا تاہم دوسری ششماہی سے گرانی کا بلند اثر متوسط آمدنی گروپ تک منتقل ہو گیا جس کا سبب غذائی گرانی میں کمی ہے کیونکہ اس کا اثر زیادہ آمدنی والے گروپ کے مقابلے میں کم ترین آمدنی والے گروپ پر زیادہ ہوتا ہے۔

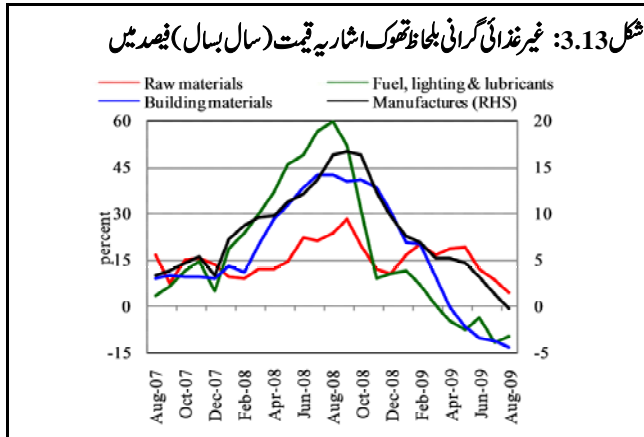
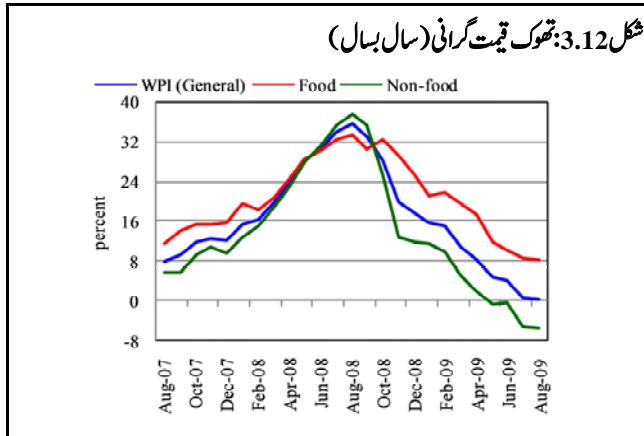
گرانی بلحاظ آمدنی گروپ کے اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالی سال 09ء میں بلند ترین آمدنی گروپ (12 ہزار روپے سے زائد) پر گرانی کا اثر مجموعی صارف اشاریہ قیمت گرانی کے مقابلے میں ہوا ہے (دیکھئے شکل 3.11)۔

شہروں کے لحاظ سے گرانی کے اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ مالی سال 09ء میں



جدول 3.7: مختلف شہروں میں گرانی کی صورتحال فیصد

اگست 09ء	جون 08ء	اگست 08ء	جون 08ء	مجموعی صارف اشاریہ قیمت
10.7	21.5	25.3	17.7	اسلام آباد
9.6	18.0	21.3	17.7	لاہور
10.3	21.1	21.9	18.0	کراچی
8.9	25.3	24.8	21.1	کوئٹہ
9.5	22.3	28.6	25.3	پشاور
10.5		27.0	22.3	



جدول 3.8: تھوک اشاریہ قیمت گرانی فیصد

سالانہ اوسط	جون (سال بسال)		عمومی تھوک اشاریہ قیمت
	اگست 08ء	اگست 09ء	
18.2	16.4	4.1	30.6
23.2	19.0	10.2	30.2
14.4	14.6	-0.3	31.0
17.8	12.8	11.9	22.1
16.0	21.3	-4.0	48.6
9.6	7.0	3.2	12.2
20.2	16.6	-10.1	38.2

مجموعی گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت (سال بسال) اسلام آباد اور لاہور میں گرانی کے مقابلے میں بدستور زیادہ ہے (دیکھئے جدول 3.7)۔ باقی تین اہم شہروں (کوئٹہ، کراچی اور پشاور) میں سال بسال گرانی مجموعی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت کے مقابلے میں زیادہ ریکارڈ کی گئی ہے تاہم مئی 2009ء سے تمام بڑے شہروں میں مجموعی گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت کے مقابلے میں گرانی کی پست سطح ریکارڈ کی گئی ہے۔ شہروں کے لحاظ سے اعداد و شمار سے مزید یہ پتہ چلتا ہے کہ مالی سال 09ء میں بڑے شہروں کے مقابلے میں چھوٹے شہروں میں زیادہ گرانی رہی ہے۔

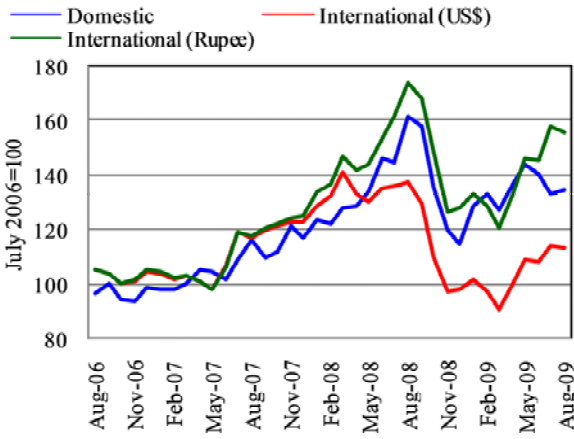
3.5 تھوک اشاریہ قیمت

ستمبر 2008ء سے گرانی بلحاظ تھوک اشاریہ قیمت کم ہونا شروع ہوئی تھی۔ اگست 2008ء میں سال بسال گرانی 35.7 فیصد کی بلند ترین سطح پر تھی جو اگست 2009ء میں کم ہو کر 0.3 فیصد رہ گئی۔ گرانی میں یہ کمی تھوک اشاریہ قیمت کے غذائی اور غیر غذائی گروپ کی وجہ سے ہے تاہم اس میں غیر غذائی گروپ کا حصہ زیادہ نمایاں ہے۔ مالی سال 09ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 30 فیصد سے زائد ریکارڈ کی گئی سال بسال گرانی کے بعد مالی سال 09ء کی چوتھی سہ ماہی کے دوران غیر غذائی گرانی بلحاظ تھوک اشاریہ قیمت میں منفی نمو ریکارڈ ہوئی (دیکھئے شکل 3.12)۔ غذائی گرانی بلحاظ تھوک اشاریہ قیمت میں بھی مالی سال 09ء کے دوران کمی واقع ہوئی ہے لیکن یہ اب بھی دو ہندسی ہے۔

مالی سال 09ء کے دوران تھوک اشاریہ قیمت غذائی گروپ کے ذیلی گروپ اور تمام ذیلی گروپوں میں گرانی میں کمی واقع ہوئی ہے۔ خاص طور پر ایندھن و روشنی اور لبریکینٹ اور تعمیراتی سامان کے ذیلی گروپوں میں سال بسال گرانی میں غیر معمولی کمی واقع ہوئی اور سال کے آخری مدت میں منفی نمو ہوئی جبکہ مالی سال 09ء کے اوائل میں اس میں 40 فیصد سے زائد نمو ہوئی تھی۔ تیل اور دھات کی عالمی قیمتوں میں کمی کی وجہ سے گرانی میں غیر معمولی کمی واقع ہوئی (دیکھئے شکل 3.13 اور جدول 3.8)۔

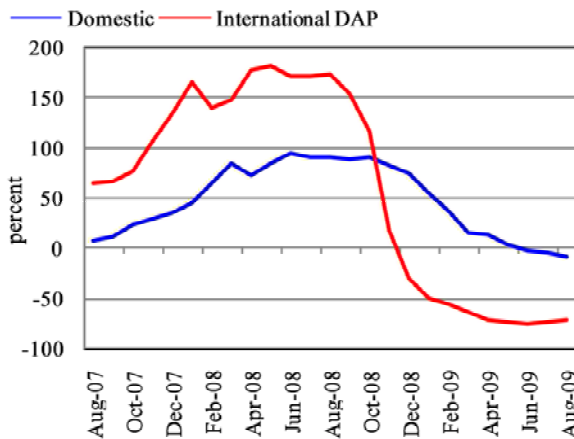
تھوک اشاریہ قیمت باسکٹ میں موجود چند اہم ایشیا کے جائزے سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر مالی سال 09ء کے دوران پاکستانی روپے کی قدر میں تیزی سے تخفیف نہ ہوتی تو غیر غذائی گرانی بلحاظ تھوک اشاریہ قیمت میں سب سے زیادہ کمی آتی۔ مثال کے طور پر عالمی کساد بازاری کی وجہ سے جدید معیشتوں میں ٹیکسٹائل کی طلب میں کمی کے باعث نومبر 2008ء میں کپاس کے عالمی

شکل 3.14: کپاس کی قیمتوں کے رجحانات



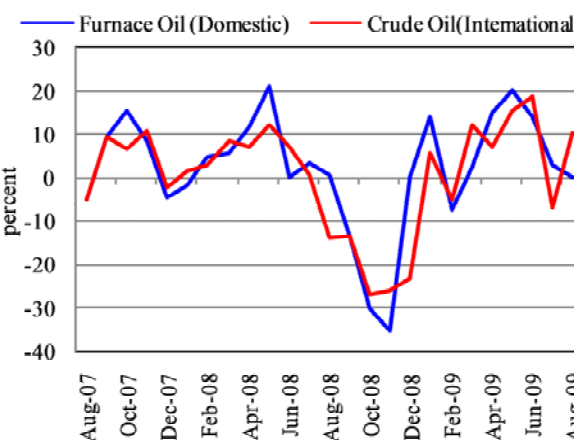
نرخ گذشتہ تین برسوں کی پست ترین سطح پر آ گئے۔ اس کے بعد کے مہینوں میں قیمتوں میں کسی حد تک بحالی آگئی تاہم یہ اب بھی مئی 08ء کے دوران ریکارڈ کی گئی سطح سے کم ہے۔ عالمی قیمتوں کے اس رجحان کے باعث دسمبر 2008ء میں کپاس کے ملکی نرخ میں تیزی کے ساتھ کمی دیکھی گئی تاہم مئی 08ء کے مقابلے میں مئی 09ء میں کپاس کی ملکی قیمت بدستور بلند ہے کیونکہ روپے کی قدر میں کمی کی وجہ سے ڈالر کی شکل میں عالمی قیمتوں سے ملنے والا نفع زائل ہو گیا (دیکھئے شکل 3.14)۔ یہاں یہ بات اہم ہے کہ حالیہ مہینوں میں ایک بار پھر کپاس کی قیمتوں میں اضافہ ہوا ہے جو کہ بڑی معیشتوں میں بحالی کی عکاسی کرتا ہے اور اس کے علاوہ بھارت میں مون سون کی کم بارشیں ہونے کی وجہ سے مالی سال 10ء میں کپاس کی پست سطح کی توقع ہے۔

شکل 3.15: کھاد کی قیمتوں میں تبدیلی (سال بسال)



مالی سال 2009ء میں کھاد کی قیمتوں میں تیزی سے کمی آئی ہے جس کا سبب توانائی کی قیمتوں میں کمی ہے اور ارجنٹینا، آسٹریلیا اور بھارت میں مون سون میں بارشیں نہ ہونے سے پیدا ہونے والی خشک سالی کے باعث کھاد کی طلب میں کمی کا امکان ہے۔ حالیہ مہینوں میں کیمیائی کھاد کی عالمی و ملکی قیمتوں میں استحکام آیا ہے تاہم خدشہ ہے کہ ایشیا بشمول توانائی، شکر، چاول، پام آئل اور تیل کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کی وجہ سے اس میں بھی اضافہ ہو سکتا ہے (دیکھئے شکل 3.15) خصوصاً رینج کے دوران گندم کی قیمت میں اضافے کے باعث ملکی طلب بڑھ سکتی ہے۔

شکل 3.16: تیل کی قیمتوں میں تبدیلی (ماہ بہ ماہ)

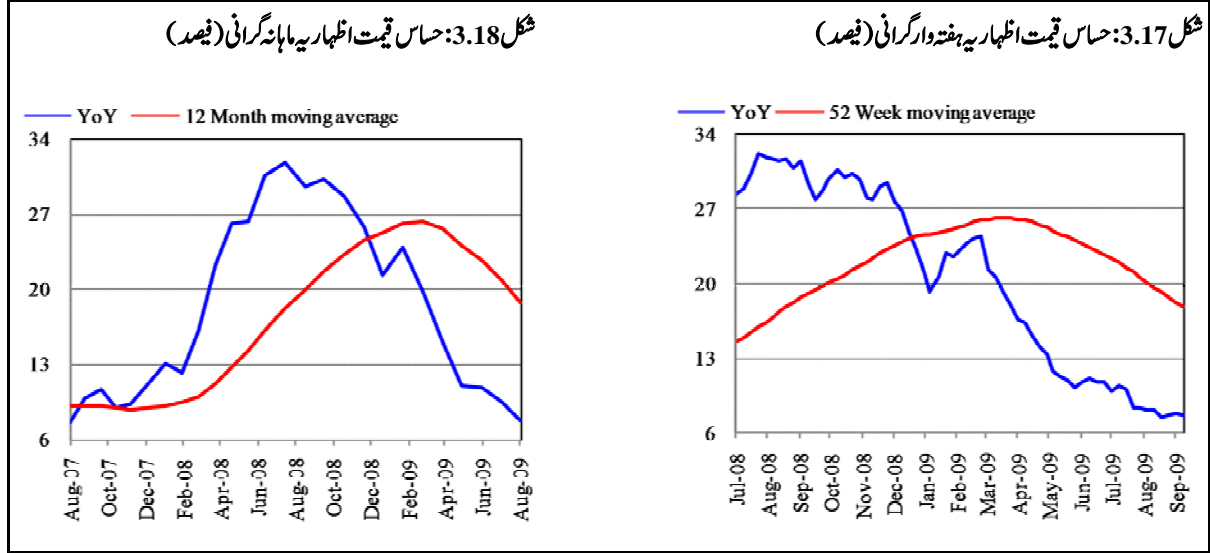


اگست تا نومبر 2008ء کے دوران ملکی منڈی میں فرنس آئل کی قیمتوں میں تیزی سے کمی آئی لیکن اس کے بعد سے اس میں اضافہ شروع ہو گیا (دیکھئے شکل 3.16)۔ ملکی منڈی میں جس طرح پٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں کا انتظام کیا جاتا ہے اسی طرح فرنس آئل کی قیمتیں بھی منڈی پر مبنی ہوتی ہیں اسی لیے دیگر ایندھن کے مقابلے میں فرنس آئل کی قیمتوں میں زیادہ تغیر پذیری پائی جاتی ہے۔ چونکہ فرنس آئل کی قیمتیں خام تیل کی عالمی قیمتوں کی بنیاد پر متعین کی جاتی ہیں اس لیے خام تیل کی قیمتوں میں حالیہ کمی وجہ سے اگلے چند ماہ میں فرنس آئل کی قیمت بھی گھٹ جائے گی۔

3.6 حساس قیمت اظہاریہ

ہفتہ وار حساس قیمت اظہاریہ گرانی (سال بسال) اوسط میں نمایاں کمی واقع ہوئی اور مالی سال 09ء کے آخری ہفتے میں یہ کم ہو کر 10.8 فیصد ہو گئی جبکہ گذشتہ سال کے اسی مدت میں یہ 26.3 فیصد تھی تاہم مالی سال 09ء کے دوران 52 ہفتے حرکت پذیر اوسط سے ناپی جانے والی گرانی کا اوسط مالی سال 08ء کے

مقابلے میں بدستور زیادہ ہے (دیکھئے شکل 3.17)۔ اسی طرح مالی سال 09ء میں بارہ ماہی حرکت پذیر اوسط سے ناپی جانے والی گرانی بلحاظ حساس قیمت اظہاریہ میں مالی سال 08ء کے مقابلے میں اضافہ ہوا ہے (دیکھئے شکل 3.18)۔



اگست 2009ء میں گذشتہ سال کے اسی عرصے کے مقابلے میں صارف اشاریہ قیمت اور تھوک اشاریہ قیمت دونوں میں پائے جانے والے رجحان کی طرح گرانی بلحاظ حساس اظہاریہ قیمت (سال بسال) میں بھی کمی آئی ہے۔ اگست 2009ء کے دوران لال مرچوں، چاول، پٹرول، ٹماٹر، بنا سیتی گھی، دال، چنا، سرسوں کے تیل وغیرہ کی وجہ سے سال بسال گرانی بلحاظ حساس قیمت اظہاریہ میں کمی واقع ہوئی۔